فون نمبر ۳۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۵۵/۲۰ | ۲ ظہور ۱۳۴۵ ہش | ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ | ۲ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۷۷

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ... پرنٹر و پبلشر ... نے دفتر الفضل دارالرحمت ربوہ سے شائع کیا

اخبار احمدیہ

—● ربوہ یکم اگست۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

—● ربوہ یکم اگست۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سارا دن گھبراہٹ رہی۔ رات کو بھی گھبراہٹ کی وجہ سے پورے طور پر نیند نہیں آئی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—● سال رواں میں سے سات ماہ گزر چکے ہیں۔ اس وقت تک تمام مجالس کو اپنے ذمہ کا چندہ ۵۹ فیصدی چندہ ادا کر دینا چاہیئے تھا۔ بعض مجالس نے اس طرف پوری توجہ نہیں دی۔ لہذا تمام زعمائے انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

—● بہت سی مجالس نے ابھی تک جولائی کا چندہ مرکز میں نہیں بھجوایا۔ تمام ایسی مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کے پاس خدام الاحمدیہ کے چندہ جات کی جو بھی رقوم تھوڑی یا زیادہ جمع شدہ ہیں وہ فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

—● ربوہ یکم اگست (۹ بجے صبح) مسلسل کئی روز کی شدید گرمی کے بعد گزشتہ رات ۲½ بجے بارش کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس وقت سے تا دم تحریر وقفہ وقفہ سے کبھی تیز اور کبھی ہلکی بارش ہو رہی ہے۔ اس سے وقتی طور پر موسم پر خوشگوار اثر پڑا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

—● حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرنا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"۔ (افسر امانت تحریک جدید)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۱ اگست ۶۶ء بوقت سات بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواران کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر ٹاؤن کمیٹی کے دفتر کے سامنے پہنچ جائیں۔ اور اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ جن پر ہیڈ ماسٹر کے دستخط ہوں اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

حقیقی اور کامیاب زندگی وہی ہے جو قرآن مجید کے نور میں گزاری جائے

قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بنائے بغیر رضائے الٰہی کا حصول ہرگز ممکن نہیں

تعلیم القرآن کلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اختتامی خطاب

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳۱ جولائی کو چھ بجے شام تیسری تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب میں طلباء کلاس اور دیگر احباب سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر نہایت دلنشیں انداز میں روشنی ڈالی کہ حقیقی اور کامیاب زندگی وہی ہے جو قرآن مجید کے نور میں گزاری جائے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے ساتھ محبت کے زبانی دعوے سے خوش نہیں ہو سکتا۔ وہ تو جبھی خوش ہوگا کہ ہم اپنے عمل سے اس محبت کا ثبوت دیں۔ پس اگر ہم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اگر ہمارے دل میں یہ تڑپ ہے کہ ہمارا رب جو رحمٰن و رحیم اور مالک یوم الدین ہے ہم سے راضی ہو جائے اور اپنی خوشنودی خاص سے ہمیں نوازے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بنائیں اور اس پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو اس کے نور سے منور کریں۔ نور کا سرچشمہ قرآن ہی ہے اس کے بغیر دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام منعقد ہونے والی اس تیسری تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲ جولائی کو مسجد مبارک میں فرمایا تھا۔ اس میں مغربی پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ کے ۶۵ نمائندہ طلباء اور لجنات اماء اللہ کی چالیس نمائندہ طالبات نے شرکت کر کے ایک ماہ تک قرآنی علوم و معارف سیکھے اور قرآن مجید کی عظمت و شان اور اس کی عظیم الشان برکات پر علمی سلسلہ کے لیکچر سن کر ان کے نوٹس تیار کئے۔

کلاس کی اختتامی تقریب کا آغاز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ بعدہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد نے کلاس کے کوائف پر مشتمل ایک مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آپ نے یہ بتانے کے بعد کہ امسال ۶۵ طلباء اور ۴۰ طالبات نے کلاس میں شرکت کی، کلاس کے نصاب، درس القرآن، درس الحدیث اور علمی تقاریر کے انتظامات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ امسال نصاب میں قرآن مجید کے آخری دس پاروں کا درس بھی شامل تھا جس کے پورا ہونے سے بحمد اللہ امسال کی کلاس میں جو ترتیب کے لحاظ سے تیسری کلاس تھی قرآن مجید کا ایک دور مکمل ہوا۔ درس الحدیث اور علمی تقاریر کی تفاصیل بیان کرنے کے بعد محترم قاضی صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ اس موقعہ پر حضور طلباء اور منتظمین کو ہدایات اور دعا سے نوازیں۔ نیز عرض کی کہ طلباء کلاس کی یہ خواہش ہے کہ حضور ازراہ ذرہ نوازی انہیں شرف مصافحہ بخشیں۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا قرآن مجید میں بے شمار برکات ہیں ان برکات کو مختلف طریقوں سے حاصل کیا اور ان سے فیض یاب ہوا جاتا ہے۔ قرآن مجید کی سب سے بڑی برکت جو حاصل کی جاسکتی ہے وہ اس پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کیلئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ آپ اسوہ حسنہ اسی لئے ہیں کہ آپ نے قرآن مجید پر عمل کر کے دکھایا۔ آپ کی ہر حرکت و سکون قرآن کے مطابق تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی پوری زندگی میں قرآن کا نور جلوہ گر تھا سو جب تک دنیا میں ...

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ راگست ۱۹۶۶ء

مردے از غیب

کل کے اداریہ میں ہم نے جو حوالہ ایک دینی ہفت روزہ سے نقل کیا ہے۔ اس میں موجودہ طوفان کا علاج یہ بتایا گیا ہے۔ کہ طوفان کا ڈٹ کر صبر و استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا جائے اور یا پھر کوئی مردے از غیب نمودار ہو جو اس طوفان کے آگے بند باندھے اور دنیا کو بچائے۔

اصل بات یہ ہے کہ جو پہلا علاج بتایا گیا ہے وہ محض قیاسی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ دنیاوی معاملات میں جو کوئی قوم بیدار ہو جاتی ہے اور صبر و استقلال کے ساتھ طوفان کا مقابلہ کرتی ہے۔ بسا اوقات وہ کامیاب ہو جاتی ہے۔ اور جو قوم اس کے مٹانے کے درپے ہو وہ یقیناً شکست کھا جاتی ہے۔ یہ تو دنیوی معاملات کی بات ہے۔ لیکن کسی قوم کے روحانی احیاء کے لئے ضروری ہے کہ اس میں کوئی روحانی لاہ نما پیدا ہو اور اسلام کے نقطۂ نظر سے روحانی راہ نما وہی ہو سکتا ہے۔ جس کا اللہ تعالےٰ سے تعلق ہو۔ کیونکہ اسلام میں مذہب کے معنی ہی اللہ تعالےٰ سے تعلق کے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جب انسان روحانیت میں گر جائیں تو اللہ تعالےٰ خود اپنا ہاتھ بڑھا کر انہیں اٹھالے۔

یہ بات ہم محض قیاسی طور پر نہیں کہہ رہے۔ ہر ایک مسلمان جانتا ہے اور مانتا ہے کہ جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اس وقت عرب و عجم کی کیا حالت تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو ظہر الفساد فی البر والبحر کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔ آپ کی بعثت سے پہلے بھی ایسے لوگ عربوں میں پیدا ہوتے رہے تھے جو قوم کی تباہی بلکہ دنیا کی تباہی پر دست افسوس ملتے تھے باوجودیکہ یہودیت اور عیسائیت موجود تھی۔ مگر یہ ادیان بھی بے دست و پا ہو چکے تھے۔ ان یہودیوں اور عیسائیوں کی جو اس وقت موجود تھے روحانی حالت بہت گر چکی ہوئی تھی۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے اور تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں دینی قومیں دینی لحاظ سے بہت کمزور ہو چکی تھیں۔ ان کا اللہ تعالےٰ پر ایمان نہیں رہا تھا۔ یہودی تو بے حد ظاہر پرست ہو چکے تھے۔ دین کا صرف چھلکا ہی ان کے پاس رہ گیا تھا۔ عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیغمبرانہ تعلیمات کو بت پرستی کے رسوم میں گم کر دیا تھا۔ دوسری طرف مشرق میں ہندوؤں اور ایرانیوں اور چینیوں کی مذہبی حالت بھی ناگفتہ بہ ہو چکی تھی۔

اسی حالت کا نقشہ اللہ تعالےٰ نے ظہر الفساد فی البر والبحر کے الفاظ میں کھینچا ہے۔ اس وقت بھی بڑے بڑے باتدبیر سرداران قوم موجود تھے۔ بڑے بڑے عقلمند اور دانشور ہر ملک میں موجود تھے۔ بہت سے مذہبی پیشوا بھی خلوص کے ساتھ چاہتے تھے کہ روحانی اور اخلاقی حالت بہتر ہو جائے۔ چنانچہ مکہ مکرمہ ہی میں حلف الفضول کا عہد ہوا۔ یہودی ربی اور عیسائی راہبان بھی یہی کہتے تھے کہ یہ حالت ایسی خطرناک ہے کہ کوئی نہ کوئی مردے از غیب نمودار ہونا چاہیئے۔ عیسائی اپنی جگہ اور یہودی اپنی جگہ ایک مسیحا کے منتظر تھے بلکہ یہ لوگ تو ایک ایسے نبی کی بعثت کے منتظر تھے جس کی نشانیاں ان کی مذہبی کتابوں میں بتائی گئی ہیں۔ چنانچہ کتب قدیم کے عالموں نے تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر یہاں تک اشارے کر دیئے تھے کہ یہ شخص وہی نبی ہوگا۔ اس کے باوجود جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی الاعلان اپنی نبوت کا دعوےٰ کیا تو اکثر ان میں سے بھی جو کسی مردے از غیب کے خواہشمند تھے منکر ہو گئے۔

اس زمانہ میں بھی آج کی طرح ہر خیال اور ذہنیت کے لوگ موجود تھے۔ اکثر دہریت کی طرف راغب تھے اور کہتے تھے کہ کیا موت کے بعد ہم پھر جزا سزا کے لئے زندہ کر دیئے جائیں گے ہماری تو ہڈیاں بھی خاک میں مل چکی ہوں گی۔ بعض ایسے تھے جو مسیح موعود کی پیدائش صرف اپنی قوم سے وابستہ کرتے تھے۔ یہودیوں کا خیال تھا کہ جو مسیحا آئے گا وہ بڑا زور آور ہوگا اور لڑ کر یہودیوں کے لئے تمام دنیا کو فتح کرے گا۔ اسی طرح عیسائیوں کا اعتقاد تھا کہ آنے والا مسیح حضرت مسیح ابن مریم ہوں گے جو تین دن قبر میں مردہ رہ کر جی اٹھے تھے۔ اور آسمان پر چڑھ گئے تھے۔ ایرانی اپنی قوم میں نبی کی آمد کے منتظر تھے۔ ان کا عقیدہ بھی عیسائیوں کی طرح یہی تھا کہ حضرت زرتشت علیہ السلام دوبارہ ظہور کریں گے۔ اور اب بھی ان کا یہی عقیدہ چلا آتا ہے۔ یہی حال یہودیوں۔ عیسائیوں۔ مجوسیوں اور بودھیوں کا بھی ہے۔

الغرض اس زمانے کے حالات ویسے ہی ہیں جیسے کہ اس زمانے کے تھے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر فساد برپا ہے۔ اس زمانہ کے لوگ بھی مردے از غیب کے نمودار ہونے کے منتظر تھے اور اس زمانہ کے دانشور لوگ بھی اپنی تدابیر سے احیاء دین چاہتے تھے۔ جو علاج ہفت روزہ مذکور نے بتایا ہے۔ وہی علاج اس وقت کے دانشور بھی بتاتے تھے۔ مگر ہوا کیا۔ سب لوگوں کی امیدیں اور توے اور خواہشیں اپنی اپنی جگہ دھری کی دھری رہ گئیں۔ سب دانشوروں کی تدابیر بے کار ثابت ہوئیں۔ کیا عرب کیا عجم تمام اقوام اپنی اپنی قوم کے موعود کے منتظر تھے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے وادی مکہ میں اس آفتاب عالمتاب کو طلوع کیا۔ جس کا لقب رحمۃ للعالمین ہے۔ جو کسی خاص قوم یا ملک یا زمانے سے وابستہ نہیں۔ جس کو وہ تعلیم دی گئی۔ جو سب اقوام کے لئے یکساں طور پر اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ جس کی تعلیمات نہ صرف عالمگیر ہیں بلکہ تاقیامت ہر زمانے کے لئے علاج ہیں۔

آج وہی تعلیمات ہمارے پاس موجود ہیں۔ آج اسی خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوۂ حسنہ سنت اور احادیث کی صورت میں مسلمانوں کی وراثت ہے مگر مسلمانوں اور ضمناً تمام دنیا کا وہ عالم ہے۔ جو دینی ہفت روزہ نے اس اقتباس میں بتایا ہے۔ جو ہم نے گزشتہ اداریہ میں نقل کیا ہے۔

یہ ہفت روزہ بھی پہلے دینی راہ نماؤں اور دانشمندوں کی طرح اسی نتیجہ پر پہنچا ہے کہ موجود تباہی اور طوفان کا علاج مسلمانوں کے صبر اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے اور یا کوئی مردے از غیب نمودار ہو۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ مردے از غیب نمودار ہونے سے اس ہفت روزہ کی کیا مراد ہے۔ تاہم انبیاء علیہم السلام، قرآن کریم اور احادیث نبوی میں ایک مردے از غیب نمودار ہونے کی خبر اس زمانہ کے لئے دی ہوئی ہے۔ اس زمانے کے لئے ہم اس لئے کہتے ہیں کہ اس زمانے میں تمام وہ باتیں جو انتہائی انحطاط کے متعلق ان پیشگوئیوں میں بتائی گئی ہیں ظاہر ہو چکی ہیں جیسا کہ خود ہفت روزہ مذکور کے حوالے سے ظاہر ہے۔ اس لئے ضرور تھا کہ وہ بطل حقانی بھی اسی زمانے میں ظہور پذیر ہوتا وہ مردے از غیب نمودار ہوتا جس کے متعلق ایک حدیث میں لا المہدی الا عیسیٰ بھی کہا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ فتح اسلام میں فرماتے ہیں۔

"اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالےٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا۔ اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دونگا وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا۔ اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں موکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی ٹل جاتی۔ جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا۔ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۷-۸)

"ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا"

(المسیح الموعود)

(مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے)

شترِ بے مہار کی ضرب المثل آپ نے سُنی ہوگی ایک ایسا اونٹ جو مہار کے بغیر ہو جادۂ استقامت پر نہیں چلتا بلکہ اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہے اور اکثر اوقات راستہ گم کر بیٹھتا ہے۔ مومن جو ایک منظم جماعت کے افراد ہوتے ہیں ان کی مثال با مہار اونٹوں کے گلہ کی سی ہے جو ہار کے موتیوں کی طرح ایک دوسرے سے وابستہ ہوتے ہیں۔ انکی کوئی حرکت و سکون آزاد نہیں ہوتی بلکہ ایک نظام کے تحت ہوتی ہے۔ ان کے افعال اور اعمال ایک خاص تنظیم کے ماتحت ان سے سرزد ہوتے ہیں اور ان کے کان ان کے ہاتھ انکی زبان اور دل و دماغ ایک مخصوص نہج پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں تو یکساں طور پر اور کام کرتے ہیں تو ایک رنگ میں۔ وہ ایک اشارہ پر اٹھتے اور ایک اشارہ پر بیٹھتے ہیں کیونکہ یہ امر اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کا جاذب ہوتا ہے جن کے بغیر ان کی کامیابی ناممکن ہوتی ہے۔ مومن تھوڑے ہو کر بہتوں پر غالب آتے ہیں۔ مشکلات کے باوجود کامیاب ہو جاتے ہیں اور کمزور اور بے بس ہونے کے باوجود منزلِ مقصود تک جا پہنچتے ہیں اس طرح کہ بھیڑوں بکریوں کی طرح منتشر دنیا ان کے کارناموں کو دیکھ کر دنگ اور ان کی ناچیز کوششوں کے شاندار نتائج کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔

مومنوں کی منظم جماعت کا اوڑھنا بچھونا اٹھنا بیٹھنا سب تقوی اللہ پر منحصر ہوتا ہے۔ وہ ہر بات سے پہلے یہ سوچتے ہیں کہ یہ تقوےٰ کے خلاف تو نہیں اور ہر کام سے پہلے غور کرتے ہیں کہ کہیں یہ خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب تو نہیں ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ ان کی باتوں میں اثر پیدا کر دیتا ہے اور ان کے کاموں کو بابرکت بنا دیتا ہے۔ مومن تقوےٰ ہی کو اپناتا اور اسی میں راحت محسوس کرتا اور سکون پاتا ہے۔ وہ تقوےٰ ہی سے وہ کچھ حاصل کر لیتا ہے جو بادشاہوں کو ان کے محلوں میں بھی نصیب نہیں ہوتا۔ راحت مال و دولت سے نہیں بلکہ تقوےٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ ایک متقی انسان ایک جھونپڑی میں بیٹھا ہوا وہ لذت و سرور اور آرام پا رہا ہوتا ہے جو دولت مندوں کو دولت کدوں میں بھی میسر نہیں آتا مگر تقوےٰ کی راہ پر چلنا آسان کام نہیں ہے اس راہ میں ایک متقی انسان بہت سی مشکلات میں سے گذرتا اور اپنے اوپر بہت سی پابندیاں عاید کر لیتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"معلوم کرنا چاہیئے کہ تقوٰی کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقوےٰ تمام جوارحِ انسانی اور عقاید زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۴۲۳)

گویا تقوےٰ تمام جوارحِ انسانی مثلاً آنکھ کان ہاتھ پاؤں اور دل و دماغ پر ایک پابندی عاید کر دیتا ہے۔ ایک متقی انسان کی آنکھ کسی ایسی چیز پر نگاہ نہیں ڈالتی جسے دیکھنے کی خدا نے اجازت نہ دی ہو۔ اس کے کان کسی ایسی بات کے سُننے کے لئے تیار نہیں ہوتے جسے سُننے سے خدا تعالےٰ نے منع کیا ہو۔ اس کے ہاتھ کسی ایسی حرکت کے لئے تیار نہیں ہوتے جس سے خدا ناراض ہوتا ہو۔ اس کے پاؤں کسی ایسی جگہ جانے پر رضامند نہیں ہوتے جہاں جانے سے خدا تعالےٰ نے منع کیا ہو اور اس کا دل اور دماغ کسی ایسے خیال کو اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا جو شیطانی ہو اور خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث ہو۔ اسی طرح وہ کسی ایسے خُلق کو اپنے اندر پیدا ہونے نہیں دیتا جو رحمانی صفات کے خلاف ہو۔

ان میں سے سب سے نازک معاملہ زبان کا ہے ایک کلمۂ کفر تمام نیکیوں کو ضائع کرنے اور حبطِ اعمال کا باعث بن جاتا ہے۔ اس لئے بات کرنے سے پہلے ایک مومن ہزار بار سوچتا ہے کہ کہیں یہ تقوےٰ کے خلاف تو نہیں خدا تعالےٰ کی ناراضگی کی باعث تو نہیں اس کی بنیاد شیطانی وسوسہ پر تو نہیں۔ وغیرہا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"زبان سے ہی انسان تقوےٰ سے دُور چلا جاتا ہے زبان سے تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں اور اسی زبان سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے اور زبان کا زیاں بہت جلد ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۴۲۳)

ایک انسان جو رات بھر تہجد کے نوافل اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتا ہے۔ چاہیئے تو یہ کہ اسے خدا کی دین اور اس کا خاص فضل سمجھ کر دن کے وقت اس کے حضور اور زیادہ جھکے مگر اکثر اوقات عبادت گزاری اور شب بیداری اس کے دل میں غرور کے جذبات پیدا کر دیتی ہے اور وہ اُس پر ناز کرتے ہوئے کبر سے کام لینا شروع کر دیتا ہے یا دوسروں پر رعب جمانے کے لئے ان کے سامنے اس کا اظہار کر دیتا ہے جو خدا کے نزدیک پسندیدہ امر نہیں یہ کبر اور ریاکاری اس کی نیکی کو ایک لمحہ میں ضائع کر دیتی ہے اور خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کی باعث بن جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نازک ترین معاملہ زبان سے ہے بسا اوقات تقوٰی کو دُور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ مَیں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بُری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر سے کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا تُو تو بہت ہی قابلِ رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تُونے اپنے تینوں ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تُو اسی امر کا اظہار کرے کہ تُونے تین حج کئے ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۴۲۳)

ذرا غور فرمائیے تین بار حج کا فریضہ ادا کرنے میں کتنا روپیہ اور کتنا وقت صرف ہوا ہوگا۔ پھر ان تین حجوں کے ایام میں ذکرِ الٰہی اور عبادات میں اس نے کتنا وقت گزارا ہوگا مگر تین حج ادا کرنے کا ثواب اس نے محض ایک لمحہ میں ضائع کر دیا۔ کتنا عظیم نقصان ہے جو اسے محض ایک غیر محتاط بات کر کے برداشت کرنا پڑا اور کس قدر بدنصیب ہے وہ جس نے ان عظیم نیکیوں پر ایک لمحہ بھر میں پانی پھیر دیا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقوےٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو۔ ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو"

(ملفوظات جلد اوّل حاشیہ صـ۴۲۳)

پس ہم جو جماعتِ احمدیہ ایسے منظم سلسلہ میں منسلک ہیں اور ایک ہاتھ پر اپنا سب کچھ بیچ چکے ہیں۔ ہمیں خدا کے فضل سے ہر وقت یہ امر مدنظر رہتا ہے کہ ایک روحانی سلسلہ سے منسلک ہو کر ہم نے اپنے دل و دماغ اپنی زبان اور دیگر جوارح پر ایک پابندی عاید کر لی ہے اس لئے ہمیں ہر آن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ ارشادات ملحوظ خاطر رہتے ہیں اور کوئی بات (اعتراض۔ نکتہ چینی یا اظہار رائے) غیر محتاط طور پر نہیں کرتے۔ بات کرنے سے پہلے کئی بار سوچتے ہیں کہ اس میں سے ریاء تکبر اور خود پرستی یا خود نمائی کی بُو نہ آئے۔ یہ بات نظامِ سلسلہ کے خلاف نہ ہو۔ اس سے کسی فتنہ کے پیدا ہونے کا احتمال نہ ہو۔ یہ بات کسی فساد اور خرابی کے پیدا کرنے اور سلسلہ

کے وقار کو صدمہ پہنچانے اور اس طرح خدا تعالےٰ کی ناراضگی کو مول لینے کی باعث نہ ہو۔ کیونکہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ

"ہر ایک بات کہنے سے پہلے
سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا
ہو گا"

(ایضاً)

اور یہ محض خدا تعالےٰ کی دین اور اس کا احسان ہے۔ وما توفیقنا الّا باللّٰہ العلی العظیم۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے دُنیا بھر کی احمدی جماعتوں کے اخلاص و ایمان میں برکت دیتے ہوئے ان میں ایک عظیم روحانی تغیّر پیدا کر دے۔ انہیں اور ان کی نسلوں کو ہمیشہ احمدیت و خلافت کی برکات سے مالا مال رکھے اپنی رضا کی راہوں پہ چلائے۔ ان سے پیار اور محبت کا سلوک رکھے اور ہمیشہ ان کے ساتھ ہو۔ آمین۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پہ نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

(درثمین)

بگڑے ہوئے کام ہمارے پھر وہ آپ سنوارا کرتے ہیں

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سنگاپور)

پوچھے جو کوئی دِن اپنے یہاں ہم کیسے گزارا کرتے ہیں
اپنوں کی جُدائی کے صدمے کس طرح گوارا کرتے ہیں

کہہ دو یہ اُنہیں تنہائیاں جب آجائیں کبھی ڈسنے کو ہمیں
ہم ربِّ محمدؐ کو شب بھر رو رو کے پکارا کرتے ہیں

اپنوں کے تغافل کے شِکوے غیروں کے مظالم کے قصّے
کبھی رو کے زباں پر لاتے ہیں کبھی ہنس کے گوارا کرتے ہیں

ہوں رنج و مصیبت کی گھڑیاں یا عیش و مسرّت کے لمحے
ہم خونِ جگر سے نقشِ وفا ہر آن سنوارا کرتے ہیں

کامل نہ سہی عشق اپنا مگر اُس دلبرِ جانی کی خاطر
جب جان کی بازی لگتی ہے ہم جان بھی ہارا کرتے ہیں

جب سارا زمانہ سوتا ہے اور ہُو کا عالم ہوتا ہے
وہ چرخ سے خود نیچے آکر دُنیا کا نظارا کرتے ہیں

عصیاں کی اندھیری راتوں میں مسند پہ نور کی بیٹھ کے پھر
سجدوں میں گِرے بندوں کے لئے بخشش کا اشارہ کرتے ہیں

اِک اشکِ ندامت دیکھ کے بس ہو جاتے ہیں مائل لطف و کرم
بگڑے ہوئے کام ہمارے پھر وہ آپ سنوارا کرتے ہیں

گہہ دور ہی دور سے، وقتِ سحر، باہم سرگوشیاں ہوتی ہیں
دِل اُن کو صدائیں دیتا ہے وہ دِل کو پُکارا کرتے ہیں

صدّیق لگا کر دِل تُو نے دُنیا کے بُتوں سے دیکھ لیا
بدنام یونہی ہر محفل میں وہ نام تمہارا کرتے ہیں

ناظرہ قرآنِ مجید کی سکیم

(۲)

لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے ماہ فروری میں جماعت کے سامنے یہ لائحۂ عمل رکھا گیا ہے کہ جماعت کا ہر مرد عورت اور بچہ کم از کم قرآن مجید ناظرہ ضرور پڑھا ہوا ہو۔ اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے تمام لجنات کو فارم چھپوا کر بھجوائے گئے جو کہ ان لجنات کی عہدہ داران نے پُر کر کے واپس بھجوانا تھا تا معلوم ہو سکے کہ ہر شہر، قصبہ یا گاؤں میں احمدی مستورات اور بچیوں کی کیا تعداد ہے۔ ان میں سے کتنی ناظرہ پڑھ چکی ہیں؟ کتنی ناظرہ پڑھ رہی ہیں؟ کتنی یسرنا القرآن پڑھ رہی ہیں؟ کتنی ترجمہ جانتی ہیں؟ کتنی ترجمہ پڑھ رہی ہیں؟ اور کتنی ایسی ہیں جو کچھ نہیں جانتیں؟ تا ان کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ اس سکیم پر چھ ماہ گزر رہے ہیں اس وقت تک بہت کم لجنات کی طرف سے فارم پُر ہو کر آئے ہیں۔ باقی لجنات کی عہدہ داران نے ابھی تک فارم ہی پُر کر کے نہیں بھجوائے۔ جب تک مرکز کو صحیح حالات اور کوائف کا علم نہیں ہوتا وہاں کام بھی شروع نہیں کروایا جا سکتا اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ان تمام لجنات کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ جلد از جلد فارم پُر کر کے صحیح کوائف سے مطلع کریں۔

جن لجنات کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس آ گئے ہیں وہ باقاعدہ اطلاع دیتی رہیں کہ انہوں نے ایسی عورتوں یا بچیوں کو ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا کیا انتظام کیا ہے جنہوں نے ناظرہ نہیں پڑھا ہوا۔ نیز یہ بھی کہ ترجمہ قرآن مجید پڑھانے کا ان کی لجنہ نے کیا انتظام کیا ہے۔ جن لجنات نے قرآن کریم ناظرہ و ترجمہ کا انتظام کر لیا ہے وہ پڑھائی کی رفتار سے مطلع کرتی رہیں۔

یہ کام بہت ہی ضروری ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے اور یہی آپؑ کے خلفاء کا کام ہے۔ اعمالِ صالحہ وہی کہلائے جا سکتے ہیں جن کی موقع اور زمانہ کے لحاظ سے جماعت کو ان کے خلیفہ اور امام کی طرف سے ہدایت دی گئی ہو۔ اسلام کی ترقی کے لئے قرآن کا علم ہی اصل چیز ہے۔ جب تک ہم خود مغز شریعت اور اس کے احکام سے واقف نہ ہوں گیں اور اس کے مطابق ہمارا نمونہ نہ ہو گا ہم دنیا کو اس پاک تعلیم کی طرف کس طرح کھینچ سکیں گی۔ پس سب کاموں سے بڑھ کر سب نیکیوں سے بڑھ کر نیکی اس زمانہ میں یہ ہے کہ قرآن پڑھیں۔ جو بہنیں ناظرہ قرآن جانتی ہیں وہ بہنوں اور بچیوں کو جو قرآن پڑھنا نہ جانتی ہوں پڑھائیں۔ جو ترجمہ جانتی ہوں وہ ان بہنوں اور بچیوں کو جو نہ جانتی ہوں ترجمہ پڑھائیں اس سے ان کا اپنا علم بھی پختہ ہو گا اور دوسروں کو پڑھانے کا ثواب ملے گا پس ہر شہر قصبہ اور گاؤں کی ان بہنوں کی خدمت میں جو ناظرہ اور ترجمہ جانتی ہیں میری التماس ہے کہ وہ خود اپنی لجنہ کی عہدیداروں کے پاس اپنے نام پڑھانے کے لئے پیش کریں تا ان کے سپرد جو نہیں پڑھی ہوئیں ان کو کیا جا سکے اور مجھے بھی اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب ہماری جماعت کا ہر مرد بچہ خواہ شہر کا رہنے والا ہو یا گاؤں کا شمع قرآن سے منور ہو چکا ہو۔ اللہ تعالےٰ ہمیں صحیح رنگ میں قرآن کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہے اور لڑکی کا بازو ٹوٹ گیا ہے۔

احباب جماعت ہر دو کی صحتِ کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک محمد دین دفتر آبادی ربوہ

استغفار، تسبیح و تحمید اور درود کی برکات

(مکرم عبد القیوم صاحب)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اور علت غائی اللہ تعالیٰ کی عبودیت ہے۔ اور کامل درجہ کی عبودیت عشق و محبت سے پیدا ہوتی ہے اور عشق محبت حسن و احسان سے پیدا ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے ذاتی حسن و احسان دونوں صفات کا شرح و بسط سے ذکر فرمایا ہے۔ حسن اور احسان ایک دوسرے کو فریفتہ اور شیدا کر لیتے ہیں ماں کی محبت اولاد کے دل میں اطاعت کا جوش پیدا کرتی ہے۔ دراصل ساری کائنات کا بنیادی پتھر اور محور یہ حسن و احسان باری تعالیٰ ہی ہے۔ اس عالم فنا میں اس حقیقی حسن و احسان کا چھوٹا سا جلوہ ہر جگہ نظر آتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں محدود دائرہ میں اس قسم کی عشق و محبت کی آگ ہمیں جگہ جگہ سلگتی نظر آ رہی ہے۔ ماں باپ اور اولاد کی محبت دوستوں کی محبت۔ میاں بیوی کی محبت۔ بہن بھائی کی محبت اسی سرچشمہ میں سے ایک قطرہ ہے۔ اگر اس جذبہ کو نکال دیا جائے۔ تو نہ یہ فیملی سسٹم رہے نہ تمدن نہ شہریت۔ اور یہ زندگی پراگندہ ہو کر رہ جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات میں بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اس دنیا میں جو جو تعلقات محبت ہمیں نظر آ رہے ہیں وہ دراصل فضل اور رحم باری تعالیٰ کے سمندر میں سے ایک قطرہ سے زیادہ نہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ وہ از حد درجہ کا حسین و محسن پنہاں در پنہاں ہے ہزار در ہزار پردوں اور لاکھوں حجابوں میں مستور ہے اس لئے باوجودیکہ وہی سرچشمہ حسن و احسان کا ہے پر ہماری کوتاہ نگاہیں اس کے چھوٹے چھوٹے پرتو کو حقیقی سمجھ لیتی ہیں اور ہمارے دل بجائے حقیقت کو پا لینے کے ان مجازی وجودوں پر آ کر رک جاتے ہیں اور سرچشمہ حقیقی کو بھلا دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے دلوں پر صرف اسی کا نقش ہے۔ جیسے کہ وہ فرماتا ہے الست بربکم قالوا بلیٰ کہ ہر روح انسانی میں آپ ہی تپش رکھدی ہے۔ اسلئے وہ کبھی نہ کبھی ضرور سلگیگی اور اور وقت صافی ملنے پر ان مجازی وجودوں سے بیزار ہو کر میری تلاش شروع کر دے گی اس وقت انسانی قلب میں ایک اضطراب پیدا ہوتا ہے وہ ایک سوزش میں جلنے لگتا ہے۔ وہ ایک غیر مرئی بے حد درجہ حسین و محسن کی یاد میں تڑپنے لگتا ہے اسکی روح بے اختیار اداسی اور غمناکی سے گریہ وزاری کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور پانی بن کر اس کی طرف بہنے لگتی ہے اور وہ کیا دیکھتی ہے کہ اس کا محبوب تو اس کے گمان اور خیال سے کہیں زیادہ حسین و محسن ہے۔ تب اسکو اپنی بے مائیگی کا شدید احساس ہوتا ہے وہ اپنی کمزوریوں اور بد اطوار کو دیکھکر سخت شرمندہ ہو جاتا ہے اور اسے اور کوئی راہ نظر نہیں آتی سوائے اسکے کہ محبوب حقیقی سے عرض کرے کہ وہ اس کی بدصورتی کو خود ہی چھپا دے اور خوبصورتی میں تبدیل کر دے وہ اپنی غفلتوں کے پردہ چاک کرنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے وہ نابینائی کو بینائی میں تبدیل کرنے کے لئے درد مند دل سے دعا کرتا ہے وہ اپنی کمزور اور خستہ حالت کو دیکھکر یہ استدعا کرتا ہے کہ آئندہ کے لئے اسے کمزوریوں اور گناہوں سے بچایا جائے اور ان راستوں پر چلایا جائے جن کو وہ پسند فرماتا ہے۔ اسی کا دوسرا اصطلاحی نام استغفار ہے۔ اس استغفار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ایک چادر ڈال جاتی ہے اس کی آنکھوں میں بینائی عطا کی جاتی ہے اور وہ خدا کو زیادہ حسین و محسن پاتا ہے پر یہ نہیں کہ خدا میں تغیر آ جاتا ہے بلکہ جتنی اس کی بینائی بہتر ہوتی جاتی ہے اتنا ہی جلوہ زیادہ صاف نظر آنے لگتا ہے اور اتنا ہی استغفار بڑھتا چلا جاتا ہے جتنا وہ خدا کے نزدیک ہوتا ہے اتنا ہی اس نور کی چمک کی وجہ سے اسے اپنے چھوٹے چھوٹے داغ اور معمولی سے نقائص واضح نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ نفس پھر تیزی کے ساتھ ان نقائص کی اصلاح کے لئے کوشش کرتا ہے اور خدا سے استغفار کرتا ہے۔ الغرض یہ ایک لامتناہی چکر ہے جو نہ کبھی اس دنیا میں ختم ہوگا اور نہ اگلے عالم میں اور عارف تر است ترساں تر کے مطابق وہ جتنا خدا کا قرب حاصل کرتا اور لامتناہی نور کا جلوہ کرتا ہے اتنا ہی وہ اپنے گناہ و نقائص بشری کمزوریوں کو واضح طور پر دیکھتا۔ ان پر افسوس کرتا ہے اور خوف کھاتا رہتا ہے کہ کہیں اس سے کوئی ایسی بات نہ ہو جائے کہ وہ محبوب ازلی ناراض ہو کر باتیں کرنی بند کر دے اور اپنی نظریں پھیر لے اسلئے وہ ہر وقت استغفار پر قائم رہتا ہے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ سخت سزا جو دوزخیوں کو ملے گی وہ یہ ہے کہ سرچشمہ حسن و احسان ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھیگا۔ جیسے کہ وہ فرماتا ہے ولا ینظر الیھم اور اس میں کیا شک ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی سزا نہیں ہو سکتی۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ روحانیت کی ابتداء بھی استغفار سے ہوتی ہے اور انتہا میں بھی استغفار سے اعلیٰ مدارج حاصل ہوتے ہیں روحانیت کی ابتداء میں استغفار کی اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام براہین احمدیہ حصہ پنجم میں یوں بیان فرماتے ہیں:-

"یہی صفات مومن کے روحانی وجود کے اول مرتبہ کے ہیں اور اول مرتبہ مومن کے روحانی وجود کا وہ خشوع اور رقت اور سوز و گداز کی حالت ہے جو نماز اور یاد الٰہی میں مومن کو میسر آتی ہے یعنی گدازش اور رقت اور فروتنی اور عجز و نیاز اور روح کا انکسار اور ایک تڑپ اور قلق اور تپش اپنے اندر پیدا کرنا اور ایک خوف کی حالت اپنے پر وارد کر کے خدائے عز و جل کی طرف دل کو جھکانا جیسا کہ اس آیت میں فرمایا گیا ہے قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون یعنی وہ مراد پا گئے جو اپنی نمازوں اور ہر ایک طور کی یاد الٰہی میں فروتنی اور عجز و نیاز اختیار کرتے ہیں اور رقت اور سوز و گداز و قلق و کرب اور دلی جوش سے اپنے رب کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں یہ خشوع جس کی تعریف کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے روحانی وجود کی تیاری کے لئے پہلا مرتبہ ہے یا یوں کہو کہ وہ پہلا تخم ہے جو عبودیت کی زمین میں بویا جاتا ہے اور وہ اجمالی طور پر ان تمام قویٰ اور صفات اور اعضاء اور تمام نقش و نگار اور حسن و جمال اور خط و خال اور شمائل روحانیہ پر مشتمل ہے جو پانچویں اور چھٹے درجہ میں انسان کامل کے لئے نمودار طور پر ظاہر ہوتے ہیں اور اپنے دلکش پیرایہ میں تجلی فرماتے ہیں"

انسان کی تغیر شدہ حالت کے ساتھ استغفار کے مفہوم میں بھی تغیر آتا رہتا ہے۔ شروع شروع میں انسان کو اپنے کبائر گناہ بھیانک رنگ میں نظر آنے لگتے ہیں تب استغفار کے معنے گذرے ہوئے کبائر کے بد نتائج سے محفوظ اور آئندہ کے لئے ان سے بچتے رہنے کے ہیں جب ترقی ہوئی تب صغائر گناہ بھیانک نظر آنے لگ جاتے ہیں اور استغفار کے معنے صغائر کے بد نتائج سے محفوظ رہنے اور آئندہ کے لئے ان سے بچے رہنے کے ہیں جب اور ترقی ہوئی تو بشری غلطیوں اور لغزشوں کے بد نتائج سے محفوظ اور آئندہ کے لئے ان سے بچے رہنے کے ہیں اور جب خدا کی موہبت سے اور ترقی ہوئی تو علاوہ اپنی ذات کے پوری قوم کے بچائے جانے کے ہیں اور جب خاص الخاص موہبت ہوئی تب پوری دنیا کو ہر قسم کے گناہوں لغزشوں سے محفوظ رکھنے کے ہیں اور یہ آخری مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپ کا استغفار علاوہ اپنی ذات کے پورے عالم بلکہ قیامت تک اور اگلے عالم میں ان کی مخلوق پر حاوی و ساری ہے۔ (باقی)

نمائندہ "الفضل" سے تعاون کرنیوالے احباب

ان دنوں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں ان کی حال کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن مقامات کا مکرم خواجہ صاحب نے توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں دورہ کیا ہے ان مقامات کے احباب نے کافی تعداد میں "الفضل" اپنے نام اور دیگر مستحق اصحاب کے نام جاری کرایا ہے۔

نمائندہ الفضل کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے جن دوستوں نے دیگر احباب کو "الفضل" کے خرید کرنے کی تحریک فرمائی ہے ان کا ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے بعض احباب کے نام الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں دئے جا چکے ہیں۔ مزید ذیل میں دئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مخلص دوستوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

مکرم مولوی احمد علی صادق صاحب معلم عربی للیانی ضلع لاہور
" چوہدری مقصود احمد صاحب نمبردار قسیم پور
" چوہدری اللہ دتہ صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی پتوکی
" چوہدری نصر اللہ خاں صاحب چک [illegible] ضلع منٹگمری
" چوہدری عابد علی عابد اوکاڑہ ضلع منٹگمری

(منیجر روزنامہ الفضل)

نمائندگان مجلس مشاورت اور امراء اضلاع کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

امسال مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء کے موقع پر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس امر کا جائزہ لیا۔ کہ جماعتوں میں سے کس قدر نمائندگان آئے ہیں تو حضور کے علم میں یہ بات آئی کہ بعض جماعتوں کے نمائندگان نہیں آئے۔ اس پر غیر حاضر نمائندگان سے مجلس مشاورت میں شمولیت نہ کرنے کی وجوہ دریافت کی گئیں تو معلوم ہوا کہ سوائے معدودے چند نمائندگان کے اکثر نمائندے تساہل کی وجہ سے حاضر نہیں ہوئے۔

لہٰذا بارشاد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی نمائندہ مجلس مشاورت کی طرف سے مجلس مشاورت میں شمولیت نہ کرنے کے بارہ میں سستی ہوئی تو ان کے خلاف باضابطہ کی کارروائی کی جائے گی

جماعتوں کے ذمہ دار عہدیداران کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ جن احباب کو بطور نمائندہ مجلس مشاورت منتخب کریں۔ ان کا فرض ہے کہ نمائندہ جماعت کو مجلس مشاورت کے انعقاد کے وقت مرکز میں بھجوائیں اور اگر کوئی نمائندہ کسی خاص مجبوری کی وجہ سے نہ آ سکے تو اس کا فرض ہوگا کہ مقامی جماعت کو کم از کم مناسب وقت قبل اطلاع دے تا جماعت کسی دوسرے نمائندہ کا انتخاب کر کے مرکز میں بھجوا سکے۔

(ناظر اعلیٰ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

معیار اوّل۔ تاریخ امتحان ۹/۹/۶۶ بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۱۱/۹/۶۶ بروز اتوار بیرونجات

نصاب: (۱) کشتی نوح

(۲) اذان کے بعد کی دعا اور مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت کی دعائیں

معیار دوم۔ ناخواندہ و معذورین احباب کے لئے۔

(۱) کشتی نوح کا مضمون زبانی سن کر

(۲) اذان کے بعد کی دعا اور مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت کی دعائیں زبانی

زعماء کرام سے درخواست ہے کہ ابھی سے اراکین کرام میں ایسی مؤثر تحریک فرما دیں کہ ہر ایک رکن انصار اللہ شامل امتحان ہو۔ معذورین اور ناخواندہ احباب کو زبانی تیاری کی سہولت مہیا کرنے کے لئے درس کا انتظام کیا جاوے۔ شمولیت امتحان کے لئے وعدے لئے جائیں اور فہرستیں مرکز میں ارسال کریں۔ احباب کو ذہن نشین کرایا جائے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف کے بغور مطالعہ میں بڑی برکت ہے اور اسی سے قرآن کریم کے معارف کھلتے ہیں اور روحانی ترقیات نصیب ہوتی ہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ محترم محمد اسماعیل صاحب بقاپوری (بنت حضرت مرزا محمد شفیع صاحب دہلویؓ) کا جناح ہسپتال کراچی میں اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مبارک احمد بقاپوری سیکرٹری تعلیم و نائب زعیم حلقہ خدام الاحمدیہ کراچی)

۲۔ مکرم شیخ لعل محمد صاحب مسلم جنرل سٹور اوکاڑہ کی اہلیہ محترمہ نیز ان کے بعض بچے مختلف عوارض کا شکار ہیں بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی)

۳۔ میرے خالو جان محترم عبدالحکیم صاحب ناصر کالھگڑھی مورخہ ۲۵/۷/۶۶ کو ربوہ سے لاہور سکوٹر پر جاتے ہوئے ایک حادثہ سے دوچار ہو گئے۔ بایاں بازو ٹوٹ گیا۔ لاہور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار محمود احمد ابن منشی عزیز احمد صاحب مرحوم کارکن دفتر وصیت ربوہ چھاؤنی)

رسالہ تشحیذ الاذہان کی رعایتی پیشکش

ایسے بہت سے احمدی بچے ہیں جو رسالہ تشحیذ الاذہان خریدنے کی خواہش تو رکھتے ہیں۔ لیکن مالی استطاعت نہ ہونے کے باعث سالانہ چندہ پانچ روپے ادا نہیں کر سکتے ایسے بچوں کے لئے شعبہ اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ یہ خاص رعایتی پیشکش کرتا ہے کہ انہیں ایک سال کے لئے رسالہ تشحیذ صرف تین روپے ادا کرنے پر گھر بیٹھے مل سکتا ہے۔ اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے یہ تین شرائط ہیں۔

(۱) درخواست دہندہ پہلے سے خریدار نہ ہو۔

(۲) درخواست دہندہ کم از کم ستارۂ اطفال کا امتحان پاس کر چکا ہو۔

(۳) ایسی درخواست قائد مجلس کی سفارش کے ساتھ ۱۵ اگست سے پہلے پہلے مرکز کو موصول ہو جائے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ـــ ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ رانی صاحبہ بیوہ مکرم حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب امام الصلوٰۃ مسجد دار الفضل قادیان بروز سہ شنبہ ۱۹/۷/۶۶ بوقت ۱۱½ بجے طویل علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ ۱۹۲۵ء سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئی ہیں۔ مرحومہ عرصہ تک ناخواندہ مستورات کو قرآن شریف مترجم و ناظرہ پڑھاتی رہیں۔ آپ پابند نماز و روزہ اور تہجد گزار تھیں اور دوسروں کو بھی اس کی سختی سے پابندی کراتی تھیں۔

احباب! آپ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید محمد محسن۔ ربوہ۔ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)

۲۔ بندہ کی نسبتی بہن آمنہ بیگم صاحبہ بنت سید محبوب علی شاہ صاحب مرحوم اہلیہ مولوی محمد حسن صاحب مرحوم۔ ۲ جولائی کو دس بجے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ مرحومہ مخلص احمدی صدقات و خیرات کرنے والی اور موصیہ خاتون تھیں۔ گزشتہ سال جولائی میں ان کے خاوند مولوی محمد حسن صاحب فوت ہو گئے تھے۔ دو لڑکیاں تین لڑکے چھوڑے ہیں ایک لڑکی کی شادی نہیں ہوئی ہے اور ایک لڑکا تعلیم سے فارغ ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے دعا کریں۔ نیز کہ ان تمام بچوں کا خدا تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار: عطاء اللہ خان ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی ہائی سکول۔ ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرا بیٹا عزیزم صغیر احمد شوق۔ متعلم سویڈن پاکستان انسٹیٹیوٹ لانڈھی کراچی خدا تعالیٰ کے فضل سے تھرڈ ایئر میں اپنے سکول میں سیکنڈ رہا ہے۔ اور اس طرح نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (ڈاکٹر محمد ظہور دغلہ منڈی ربوہ)

جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۱۵/۷/۶۶ بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ کا چیلو کا جلسہ سیرت النبیؐ بمقام بڈھا کوٹ زیر صدارت ماسٹر محمد یوسف صاحب منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی مبارک احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ پر اور مکرم مولوی عبدالسلام صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے تقاریر فرمائیں۔

(صوفی غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۷ A کا چیلو ضلع تھرپارکر)

۴۔ خاکسار کے والد فضل حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونترہ اور خاکسار خود عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ہماری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خالد حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چونترہ تحصیل و ضلع راولپنڈی)

پانی پر چل کر دکھانے کا دعویٰ باطل ثابت ہوا

بمبئی میں "ہٹ یوگی راج" کی عبرتناک ناکامی

(از مکرم سمیع اللہ صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

کشش ثقل کی دریافت

سائنس دانوں نے عالم کائنات میں "کشش ثقل" کا ایک راز دریافت کیا ہے یعنی یہ کہ ہر کرے میں اپنی طرف کھینچنے کی طاقت پائی جاتی ہے۔ زمین ہر چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اسی لئے کسی چیز کو بلند ہونے میں بڑی طاقت و توانائی استعمال کرنی پڑتی ہے۔ جیسے ہوائی جہاز اور راکٹ۔ پھر یہ چیزیں اسی وقت تک فضا میں رہتی ہیں جب تک ان میں طاقت پرواز رہتی ہے۔ جونہی یہ طاقت ختم ہوتی ہے۔ زمین ان کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ یہی بات ہم اپنی زبان میں اسطرح بولتے ہیں کہ فلاں چیز زمین پر گر پڑی۔ وہ در اصل گرتی نہیں بلکہ زمین اس کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اسی کو کشش ثقل کہتے ہیں۔

ہٹ یوگی راج

آپ ہندوستان کے ایک سادھو کا حال سنئے آپ ہٹ یوگی راج کے نام سے مشہور ہیں آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ بے وزنی کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے خلاء میں جانے کی کیا ضرورت ہے ہمارے آشرم میں آؤ دھیان گیان میں لگو۔ یوگ شکتی کے ذریعہ اپنے آپ کشش ثقل کی گرفت سے آزاد کر لو گے۔ پھر اگر تم چاہو تو پانی پر بھی چل سکو گے اور دوسرے کمالات بھی دکھا سکو گے یہاں کے مشہور ہفت روزہ اخبار بلٹز نے ان کے اس دعوے کی خوب تشہیر کی۔ اور یہ بھی اعلان کیا کہ خود ہٹ یوگی راج پانی پر چلنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر کوئی دیکھنا چاہتا ہے تو آئے۔ اس موقعہ پر بہت سے لوگوں نے کہا کہ بمبئی میں آنے جانے کی بات کیسی ہٹ یوگی راج سے کہئے کہ "یوپال" پر آئیں اور سمندر پر چل کر دکھا دیں۔ مگر ہٹ یوگی راج نے کہا کہ اتنا گراں قدر یوگ کیسے مفت منظر عام پر دکھا دیا جائے۔ اگر آپ لوگوں کو دیکھنا ہے تو اس کے لئے ایک خاص حوض بنوائیے میں اس حوض میں پانی پر چلوں گا۔

اہل بمبئی بھی یہ کمال دیکھنے کے اتنے مشتاق کہ انہوں نے ایک حوض بنوا ہی ڈالا۔ وہ بھی اینٹ پتھر کا نہیں بلکہ لوہے کا اور بلٹز کے ایڈیٹر مسٹر کرنجیا نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا کہ ۱۲ جون کو ملاڈ بمبئی میں شام کے وقت "ہٹ یوگی راج" پانی پر چلیں گے جن کو ان کا یہ کمال دیکھنا ہے وہ آجائیں فیس داخلہ صرف سو روپے۔

اس اعلان پر چھ سو آدمیوں نے سو سو روپے کے ٹکٹ خریدے۔ ایک فلم کمپنی نے بڑی رقم دے کر اس منظر کے فوٹو لینے کا حق اپنے لئے مخصوص کرا لیا۔ ایک ٹیلی ویژن کمپنی نے بھی ایک خطیر رقم دے کر ٹیلی ویژن فوٹو لینے کی اجازت حاصل کر لی۔ اس طرح یہ کمال دکھانے کا بندوبست کیا گیا۔

"ہٹ یوگی راج" آئے۔ اس کا یہ دعویٰ ہر شخص کی زبان پر تھا کہ یہ کمال دکھانے کے بعد بھگوان سے جیتے جی ملاقات کریں گے۔

خود "ہٹ یوگی راج" نے اس موقعہ پر کیا کہا۔ وہ قابل غور ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنا یہ کمال دکھلانے کے لئے اعلیٰ طبقہ کو دعوت دی ہے۔ جن میں ایک معتدبہ تعداد سیاسی لیڈروں کی ہے "بھنڈی بازار" کے لوگوں کو نہیں بلایا "بھنڈی بازار" مسلمانوں کا محلہ ہے جس میں ہر طبقے کے مسلمان رہتے ہیں۔ کاش انہوں نے یوگی نذر دعوت میں یہ بات نہ کہی ہوتی۔

ہٹ یوگی راج اور اسطرح تماشائیوں نے اس کو ہندو دھرم کی برتری کا ایک ثبوت قرار دیا تھا۔ ایک ہندی فلم کی طرف سے حوض کے کنارے یہ اشتہار لگایا گیا تھا کہ "بیسویں صدی کا سب سے بڑا اور

اہم روحانی واقعہ"

شیشے چبانا اور آگ پر چلنا

اگرچہ تماشائی صرف پانی پر چلنے کا کمال دیکھنے آئے تھے مگر ہٹ یوگی راج نے یہ کمال دکھانے سے پہلے تین ایسے کمالات بھی دکھائے جو ہر چھوٹے بڑے شہر میں جادوگر فٹ پاتھ پر کھڑے ہو کر دکھاتے ہیں۔ لیکن آج تک کسی نے اس کو روحانی کمال قرار نہیں دیا ہے۔ پہلے تو آپ نے شیشے کے ٹکڑوں کو چبانا شروع کیا۔ پھر ایسڈ کے دس قطرے موہنہ میں ڈال کر فوراً دھو لیا۔ البتہ تیسرا کمال یہ دکھایا کہ ننگے پاؤں آگ پر چلے۔ اس پر انڈین ایکسپریس بمبئی نے کتنا اچھا لکھا کہ یہ کمال تو مسلمان مدتوں سے محرم کے موقعہ پر دکھاتے چلے آئے ہیں۔

ناکامی

خیر اب ان تینوں کمالات کے بعد اب پانی پر چلنے کی باری آئی۔ حاضرین ہمہ تن شوق میں ٹکٹکی باندھ کر ہٹ یوگی راج کو دیکھنے لگے۔ انہیں یقین تھا کہ آج انسانی تاریخ کا سب سے بڑا کارنامہ دکھایا جائے گا۔ اور ساری دنیا میں یوگ شکتی کی دھاک بیٹھ جائے گی۔

ہٹ یوگی راج جن کی عمر ۷۶ سال بتائی جاتی ہے حوض کے کنارے آئے اس میں چار فٹ گہرا پانی تھا اور ہٹ یوگی راج کا قد اس سے ایک فٹ زیادہ۔ انہوں نے حوض کے کنارے آکر اوم کہہ کر پہلے ایک چلو پانی اٹھایا اور کچھ منتر پڑھ کر پھر پھیلی پھیلا دی اور وہ پانی اسی حوض میں گر گیا۔

اس کے بعد "یوگی راج" نے مٹھیاں باندھیں جسم کے مسل بنائے توازن درست کیا اور اپنے دعوے کے مطابق، اپنے کو کشش ثقل کی گرفت سے اب آزاد کر لیا کہ بے وزنی کی کیفیت پیدا ہو گی اب انہوں نے ایک قدم پانی کی طرف بڑھایا تماشائیوں کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی سب محو سکوت اس نظارے کے منتظر کہ اب یوگی راج دوسرا قدم اٹھائیں گے اور پانی پر چلیں گے۔ ادھر یہ حال کہ "یوگی راج" نے دوسرا قدم بھی اٹھایا ضرور، مگر وہ پانی پر کھڑے ہونے کی بجائے غڑاپ سے پانی میں ڈوب گئے دعویٰ تو یہ تھا کہ تلوا بھی نہ بھیگنے پائے گا اور ہوا یہ کہ تلوا ہی نہیں بلکہ داڑھی بھی بھیگ گئی۔ اگر پانی کچھ اور گہرا ہوتا تو غوطے کھانے کی نوبت آجاتی۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے یوگی راج کو حوض سے نکالا۔ کشش ثقل اور بے وزنی کا یہ ڈرامہ اس طرح ختم ہو گیا جو یوگی راج کے معتقد تھے جیسے مسٹر کرنجیا۔ اس وقت ان کے دل پر کیا گزرا ہوگا اور جو لوگ یوگ کا کمال دیکھنے آئے تھے انہیں کتنی مایوسی ہوئی ہوگی۔ اگر ٹیلی ویژن والوں نے یہی فوٹو یورپ میں دکھائے تو یوگ شکتی کی کیسی جگ ہنسائی ہوگی۔

خیر یہ تو عام تماشائیوں کی بات ہوئی مجھے تو فکر یہ ہے کہ اب مہاراج بھگوان کا درشن کرنے کیسے جائیں گے حوض سے گزر کر تو ان کو بھگوان کے دربار تک جانا تھا۔ خیر جو کچھ ہو۔ وہ بھگوان سے ملاقات کریں یا نہ کریں۔ یہ اچھا ہوا کہ "بھنڈی بازار" والے یہ تماشا دیکھنے نہ آئے۔ ان کے لئے یہی درد کافی ہے

ولو تقول علینا
بعض الاقاویل لاخذنا
منہ بالیمین
ثم لقطعنا منہ
الوتین۔

(بشکریہ بدر قادیان)

پاکستان کے تھوک فروشوں کے نرخ پر ہر قسم کی ہومیوپیتھک ادویہ، کتب اور سامان کے لئے ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ صرف آپ کے عزم اور ارادہ کی ضرورت ہے

(مینجر)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

تم مغربیت کی کبھی نقل نہ کرو اور ہمیشہ اپنے مسلک پر قائم رہو

ایک برزخ تمہارے اور ان کے درمیان ہمیشہ حائل رہنی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت هُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس میں مغربیت اور دجالیت کے متعلق بھی پیشگوئی پائی جاتی ہے چنانچہ دیکھ لو قرآن کریم نے ان الفاظ میں ہی اس طرف اشارہ کر دیا ہے۔ فرماتا ہے هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ اور اُجَاجٌ سے یاجوج اور ماجوج دونوں قوموں کی طرف اشارہ ہے اس کے مقابلہ میں عَذْبٌ فُرَاتٌ رکھا ہے اور حِجْرًا مَّحْجُوْرًا میں بتا دیا کہ گو تمہیں ان دونوں اقوام سے مل کر رہنا پڑے گا مگر ایسی حالت میں بھی تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ تم میٹھے پانی کا سمندر ہو اور وہ کڑوے پانی کا سمندر ہیں۔ تم مغربیت کی کبھی نقل نہ کرو اور باوجود ان میں ملے ہونے کے ایسے امور کے متعلق صاف طور پر کہہ دیا کرو کہ تم اور ہو اور ہم اور ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ مومنوں کو ہدایت دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ تم کفار سے صاف طور پر کہہ دو کہ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ (الکٰفرون) گویا ایک برزخ تمہارے اور ان کے درمیان ہمیشہ حائل رہنی چاہیئے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اس وقت سے لے کر قیامت تک دجالی فتنہ سے بڑا فتنہ اور کوئی نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال)

چنانچہ اس کی صداقت اس سے ظاہر ہے کہ پہلے زمانوں میں جو فتنے پیدا ہوتے تھے وہ صرف مقامی ہوتے تھے۔ مثلاً ہندوستان کا فتنہ مستقل ہوتا تھا اور وہ ایرانی فتنہ سے متاثر نہیں ہوتا تھا، اور ایرانی فتنہ مستقل ہوتا تھا۔ اور وہ یونانی فتنہ سے متاثر نہیں ہوتا تھا۔ اسیطرح مصری فتنہ مستقل ہوتا تھا جو یونانی اور ایرانی فتنوں سے متاثر نہیں ہوتا تھا۔ اس وجہ سے ان فتنوں کا دین پر متفقہ حملہ نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ ان کی مثال بالکل ایسی ہی تھی جیسے ایک ملک میں ڈاکو لوٹ مار کر رہے ہوں تو کچھ ایک طرف سے حملہ آور ہوں اور کچھ دوسری طرف سے۔ ڈاکوؤں سے ملک کا امن بے شک خطرہ میں پڑ جائے گا۔ مگر حکومت تباہ نہیں ہوگی حکومت ہمیشہ منظم طاقتوں سے تباہ ہوا کرتی ہے لیکن موجودہ فتنہ کے زمانہ میں ریل اور تار اور فون اور پریس کی ایجاد کی وجہ سے ایشیا افریقہ پر اثر انداز ہو رہا ہے اور افریقہ ایشیا پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ یورپ امریکہ پر اثر ڈال رہا ہے۔ اور امریکہ یورپ پر اثر ڈال رہا ہے۔ اس لئے مختلف ممالک میں جو مذہبی بے چینی پائی جاتی ہے وہ ساری دنیا میں یکساں طور پر پھیلی ہوئی ہے۔ پس پہلے فتنوں اور موجودہ فتنہ میں یہ فرق ہے کہ یہ فتنہ ایک عالمگیر فتنہ ہے۔ جاپان گو عیسائی نہیں مگر اس کے خیالات کی رَو یورپ کے تابع ہے۔ چین گو عیسائی نہیں مگر اس کے خیالات یورپ کے تابع ہیں، اسی طرح ایران ترکستان اور عرب عیسائی نہیں بظاہر اسلامی ممالک ہیں مگر ان کے خیالات کی رَو بھی یورپ کے تابع ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲)

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

ہمارا سالانہ اجتماع قریب آ گیا ہے اور اس کے ابتدائی انتظامات شروع ہیں لیکن ابھی تک مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع کی وصول کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی تمام مجالس سے التماس ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی وصول کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ہر مجلس کی طرف سے چندہ سالانہ اجتماع کی ادائیگی ستمبر تک ہو جانی چاہیئے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کے دو عزیز بذریعہ موٹر کار انگلستان سے پاکستان واپس آ رہے تھے یونان میں ان کی کار کو حادثہ پیش آ گیا جس کی وجہ سے دونوں کو شدید چوٹیں آئیں۔ اب دونوں لندن کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(کرامت احمد خان کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر (سندھ) کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا تربیتی اجتماع انشاء اللہ العزیز ۱۳، ۱۴ اگست کو کنری میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مرکز کی طرف سے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب اور محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ شرکت فرمائیں گے۔ انصار اس اجتماع میں کثرت سے شرکت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد ضلع)

تیسری تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب (بقیہ صفحہ اول)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی اور اتباع کا عہد کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم قرآن مجید پر عمل کریں گے۔ اور اسے اپنا دستور العمل بنائیں گے۔ پس اگر ہم اپنے رب کی رضا حاصل کرنے چاہتے ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن پر عمل کرنے والے ہوں اپنی زندگیوں کو قرآن کے نور سے منور کرنے والے ہوں اور اس طرح دنیا پر ثابت کرنے والے ہوں کہ جو بھی قرآن پر عمل کرتا ہے وہ دنیا میں بھی کامیاب زندگی گزارتا ہے اور اخروی زندگی کے انعامات کا بھی وارث بنتا ہے کیونکہ اخروی زندگی میں وہی دیدار الٰہی کے مستحق قرار پائیں گے جو اس دنیا میں اپنی زندگیوں کو قرآن کے نور سے منور کریں گے۔ خدا تعالےٰ قرآن سے محبت کے زبانی دعوے سے خوش نہیں ہو سکتا وہ تو جبھی خوش ہوگا جب ہم اس پر عمل کریں گے۔ اور اپنے عمل سے اپنی محبت کا ثبوت دیں گے۔ قرآن مجید پر عمل پیرا ہونے کی عظمت و اہمیت بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا تعلیم القرآن کلاس جو ہر سال مرکز میں منعقد ہوتی ہے قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی ایک کوشش ہے تاکہ قرآن پر کما حقہ عمل کرنا آسان ہو سکے۔ جو احباب اس کلاس میں شامل ہوتے ہیں انہیں بتایا جاتا ہے کہ حقیقی اور کامیاب زندگی وہی ہے جو قرآن مجید کے نور میں گزاری جائے اس کے بغیر دنیا میں ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ یہ غرض جبھی پوری ہو سکتی ہے کہ تعلیم القرآن کلاس تمام جماعتوں کی نمائندہ جماعت ہو۔ امسال کلاس میں جو لوگ شریک ہوئے ہیں وہ مغربی پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ میں سے دس فیصدی جماعتوں کی بھی نمائندگی نہیں کر رہے۔ اس جماعت کو صحیح معنوں میں تمام جماعتوں کی نمائندہ جماعت بنانے کے لئے ضروری ہے کہ آئندہ سال نظارت اصلاح و ارشاد کئی ماہ قبل ہی کوشش شروع کر دے کہ کلاس میں ہر ضلع کی جماعت ہائے احمدیہ کی نمائندگی ضرور ہو۔ طالبات کے علاوہ طلبہ کی چار سو سے کم تعداد پر ہم تسلی نہیں پکڑ سکتے۔

آخر میں حضور نے کلاس میں ایسے طریق پر تعلیم دینے پر زور دیا جس سے نسبتاً زیادہ پڑھے لکھے اور نسبتاً کم پڑھے لکھے طلبہ یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکیں اس ضمن میں حضور نے اساتذہ اور نظارت اصلاح و ارشاد کو نہایت بیش قیمت ہدایات سے نوازا نیز طلباء کے قیام و طعام کے سلسلہ میں بھی حضور نے منتظمین کو ضروری ہدایات دیں۔ بالآخر حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کو شرف مصافحہ بخشا جس کے بعد یہ بابرکت تقریب سات بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔